نافرمان قوموں کا حال

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری

اے میری قوم! اے مسلمانو! اے پاکستان کے رہنے والے مسلمانو! ان گزشتہ بدنصیب قوموں کے حالات سے آپ نے کچھ سبق لیا، ہماری حالت وہی ہے جو ان قوموں کی تھی۔ ہمارا لیل و نہار ویسا ہی ہے جیسا ان کا تھا۔ ہماری غفلت اور ان قوموں کی غفلت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ احکام الٰہی سے روگردانی ہماری قوم کے لیڈروں، سرداروں، سرمایہ داروں اور حکام کی ویسی ہے، جیسی ان کے سرداروں اور لیڈروں میں تھی۔ اور اے میری قوم! کیا تم کہہ سکتے ہو کہ حق پرست، حق گو علمائے کرام کے وجود اور ان کی دعوتی کوششوں سے کوئی سال، کوئی ہفتہ، کوئی دن خالی گزرا ہے۔ اور کیا اللہ تعالیٰ نے تم میں ہمیشہ ایسے علما کرام موجود نہیں رکھے، جنہوں نے انگریز جیسے بادشاہ کے منہ پر اور ان کی قید و بند کے خطرے سے بالاتر ہو کر تمہیں حق نہ سنایا ہو اور حق نہ پہنچایا ہو اور کیا علما کرام میں سے حق کہہ کر انگریز کی جیلوں کی کوٹھریوں کو ہوا کھانے والے موجود نہیں رہے۔ جب کہ تم اپنی بیوی بچوں میں، بنگلوں اور کوٹھیوں میں میٹھی نیند سویا کرتے تھے۔ کیا اہل حق علما کرام نے حق گوئی کی سزا میں انگریز کی جیلوں میں آدھی مٹی اور آدھی آٹے والی روٹیاں نہیں کھائیں اور آپ نے اس وقت بھی توس، انڈے، کیک اور پیسٹری نوش نہیں کی۔

اے میرے معزز بھائیو! کیا تم نے سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین علیہ الصلوۃ والسلام کے دین کے پھیلانے والوں اور قرآن مجید کی دعوت دینے والوں کو نہیں جھٹلایا اور کیا انگریز کی صدا پر لبیک نہیں کہی۔ اس روگردانی کا نتیجہ نہیں نکلا کہ آج امرا کی اور سرمایہ داروں کے طبقے میں ہزار کی تعداد میں ایک بھی عالم دین تم میں نہیں پایا جاتا اور گھر گھر بی اے اور ایم اے پائے جاتے ہیں اور اے میری قوم! اسی انگریز پرستی کے شوق اور خدا پرستی سے روگردانی کی سزا تمہیں بھی بدنصیب قوموں کی طرح نہیں ملی کہ آزادی کے وقت صوبہ پنجاب میں دس لاکھ مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور 80 لاکھ بے خانماں ہو کر در بدر ہوئے اور ستر ہزار مسلمانوں کی نوجوان بہنیں، بیٹیاں سکھوں کا اور ڈوگروں کا شکار ہو گئیں۔ اے مسلمانو! یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جو تم پر آیا۔

اے میری بدنصیب قوم! اگر اب بھی تمہیں ہوش نہ آیا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے قانون یعنی قرآن

مجید کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو خاکم بدہن خطرہ ہے کہ اس خطہ سے تمہارا پہلی قوموں کی طرح نام ونشان ہی مٹادیا جائے، جس طرح کہ ہسپانیہ سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹادیا گیا۔

اے مسلمانو! سید المرسلین، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمہارے پاس نبی کوئی نہیں آئے گا، ہاں ایسے اللہ تعالیٰ کے بندے آئیں گے، جو خود قرآن مجید کی طرف تمہیں بلائیں گے۔ان کی آواز پر لبیک کہو گے تو عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے، ورنہ تمہارا انجام بھی وہی ہوگا، جو پہلی بدنصیب قوموں کا ہوا۔

اب آپ کے سامنے نافرمان قوموں کا حال بیان کرتا ہوں۔ اس سے عبرت حاصل کرو اور اپنی حالت بدلو۔ تاکہ تمہارا حساب فرماں بردار قوموں کے ساتھ ہو۔

ترجمہ: ”ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور میخوں والا فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یہی وہ لشکر ہے، ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ بس میرا عذاب آموجود ہوا۔“ (سورہ ص)

میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان سب برباد ہونے والی قوموں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور جو راستہ وہ بتاتے تھے اس پر نہیں چلے، اس نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹادیا۔

نوح علیہ السلام کی قوم :

آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک ایک ہزار چھ سو بیالیس سال کا زمانہ گزرا ہے اور اس عرصے میں دس پشتیں گزری ہیں۔ اس زمانے کے سب لوگ نیک، خدا پرست اور شرک سے پاک تھے اور اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کے فرمائے ہوئے احکام کے پابند تھے۔ نوح علیہ السلام کی پیدائش کے بعد لوگ اپنے بزرگوں کے مرتے ہی بت بنا کر پوجنے لگے، جس طرح خدا تعالیٰ کی کیا کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس انہیں سمجھاتے رہے، مگر وہ لوگ اپنے گناہوں سے باز نہ آئے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے فرمایا کہ میں کل انسانوں کو مع سب جان داروں کے جو خشکی پر بسنے والے ہیں، فنا کرنے والا ہوں۔ صرف تمہیں اور تمہارے بال بچوں کو اور ان لوگوں کو جو تم پر ایمان لے آئے ہیں اور ہر ایک جان دار میں سے ایک ایک جوڑے کو ایک کشتی کے ذریعے بچالوں گا۔ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنا کر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے زمین کی سوتیں کھول دیں اور آسمان سے پانی برسایا۔ ایک سو پچاس دن تک پانی کی باڑھ زمین پر رہی اور سب سے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی پندرہ ہاتھ پانی اونچا چڑھ گیا۔ اس دوران ہر ایک انسان جو خشکی پر تھا اور تمام جانور ختم ہو گئے، یہ تباہی نوح علیہ السلام کی مخالفت کے باعث ہوئی۔

قوم عاد

حضرت نوح علیہ السلام کا پڑپوتا عاد بن ارم ایک شخص تھا، اس کی نسل سے ایک بڑی شہ زور اور حاکم قوم پیدا ہوئی، جس کو عاد اولیٰ کہتے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام سے اس وقت تک خالص دین قائم رہا، مگر اس قوم کو جب انتہائی زمانہ عروج کا حاصل ہوا تو پھر یہ بگڑنے لگے۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ غلطی کی کہ جو نیک اور بزرگ آدمی فوت ہوتا تھا، تو اس کی ہم شکل بت بطور یادگار

تیار کرا لیتے تھے، پھر رفتہ رفتہ ان بتوں سے اپنی مرادیں مانگنے لگ جاتے تھے اور بزرگوں اور بادشاہوں کی قبروں پر بڑی عالی شان عمارتیں بنا لیتے تھے اور ان سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔ جب ان میں یہ مشرکانہ رسم پڑگئی تو حضرت ہود علیہ السلام ان ہی میں سے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے۔ اس قوم کے اس وقت تیرہ قبیلے تھے اور ان کے ممالک بہت ہی سرسبز تھے۔

ہود علیہ السلام پچاس برس ان میں وعظ فرماتے رہے اور وہ قوم یہی کہتی رہی کہ تم جھوٹے ہو۔ جب ان کا کفر حد سے زیادہ بڑھ گیا تو ہود علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی تین برس تک مینہ نہ برسا سارے چشمے خشک ہوگئے، بھیڑ بکریاں کل چوپائے مرگئے، چونکہ ہود علیہ السلام انہیں فرمایا کرتے تھے کہ اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو اس لیے قوم ہود نے چند آدمیوں کو مکہ معظمہ روانہ کیا تاکہ وہاں مینہ کی دعا کریں اور یہ لوگ اس وقت بھی ہود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے تھے۔ یہ لوگ تیسرے دن مکہ معظمہ پہنچ گئے، وہاں جاکر دعا کی، تب ابر کے تین ٹکڑے آگئے، ان میں سے ندا آئی کہ کس کو پسند کرتے ہو۔ انہوں نے سیاہ کو پسند کیا کہ یہ کالی گھٹا والا ابر پانی سے بھرا ہوا ہوگا، جس نے طوفان بن کر ان کی قوم کو تباہ کیا۔ سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل یہ عذاب الٰہی کی آندھی ان پر چلتی رہی اور سب فنا ہوگئے۔

قوم ثمود:

ترجمہ: ”اے قوم تم اس نعمت کا خیال کرو کہ تمہیں اللہ نے قوم عاد کی بربادی کے بعد ان کا وارث بنادیا اور تمہیں ان کی زمین پر آباد کیا۔ اب تم اس کے ہموار میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ کی ان نعمتوں کا خیال رکھو اور زمین میں ادھر اُدھر فساد کے لیے مت پھرو۔

غرض یہ کہ قوم عاد کے بعد قوم لوط کی سلطنت قائم ہوئی۔ عاد کی بربادی کے اسباب جب تک ان کے کانوں میں تازہ تھے اس وقت تک ہود علیہ السلام کی شریعت پر چلتے رہے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا عروج دیا۔ بابل، نینوا، عمان، وادی القری، احقاف، حضر موت، شام میں ان کی عظیم الشان سلطنت قائم ہوئی۔ اس کے بعد دولت کے نشے میں بگڑنے لگے اور نوح علیہ السلام اور ہود علیہ السلام کی قوم کی سی حرکتیں کرنے لگے، مثلاً جو ان میں بڑا آدمی یا بزرگ مرتا تھا، تو اس کا بت بطور یادگار بنا لیتے تھے، یا اس کی قبر پر عالی شان عمارت بنا لیتے۔ اول یہ باتیں بطور یادگار کے رہتی تھیں، مگر کچھ عرصے کے بعد خدا کو مانتے ہوئے ان کی پوجا بھی کرنے لگے اور اپنی مرادیں مانگا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو ان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تو وہ انہیں پاگل کہنے لگے اور اس اونٹنی کو قتل کردیا جو بطور معجزہ کے صالح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی۔ پھر عذاب الٰہی کا زلزلہ آیا اور سب ہلاک ہوگئے۔

برادران اسلام! آپ نے پہلی قوموں کا حال سنا ہے کہ اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں کی نافرمانی کے باعث وہ قومیں ذلت کی موت سے مریں اور آخرت میں دوزخ میں داخل ہوجائیں گی۔

اگر خدانخواستہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کریں گے، تو اسی قسم کی سزا کے مستحق ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔